بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۱۵ اخاء ۱۳۳۷ ہش ‖ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

نظم و نسق کا فوری مقصد یہ ہے کہ عوام کے مصارف زندگی کو کم کیا جائے

کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے گا (جنرل اعظم خاں)

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے ناظم مارشل لاء لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل یہاں اعلان کیا کہ نظم و نسق کا فوری مقصد یہ ہے کہ عوام کے مصارفِ زندگی کو لازمی طور پر کم کیا جائے۔ اور غریب عوام جملہ ضروریات زندگی مثلاً خوراک کپڑے وغیرہ آسانی سے حاصل کر سکیں۔ لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں اپنے علاقے کے مارشل لاء کے سب ایڈمنسٹریٹروں سے ایک اجلاس میں خطاب کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں مغربی پاکستان کے ڈپٹی ناظم مارشل لاء سید فدا حسن اور انسپکٹر جنرل آف پولیس نے بھی شرکت کی۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد سے جو ترقی ہوئی ہے آپ نے اس پر اطمینان ظاہر کیا۔ اور اس ضمن میں عوام کی طرف سے اعتماد کے اظہار قیمتوں میں کمی کے رجحان اور سول نظم و نسق کی اعلیٰ کارکردگی کا ذکر فرمایا۔ تاہم آپ نے متنبہ کیا کہ ابھی ایسی کیفیت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ کہ ہم پوری طرح مطمئن ہو جائیں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں۔ آپ نے فرمایا البتہ واقعات کی رفتار سے ایک اچھے مستقبل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ خوراک کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے متعدد اقدامات پر روشنی ڈالی جو اس ضمن میں کئے جا رہے ہیں۔ اور ذخیرہ اندوزی اور ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ بوائی کے اس موسم میں زیادہ سے زیادہ زمین زیر کاشت لائی جائے۔ اس کے لئے آپ نے ٹریکٹروں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے سستے داموں بیج مہیا کرنے کیمیاوی کھاد کو استعمال میں لانے اور مصیبت زدہ کسانوں کو تقاوی دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے ہدایت فرمائی کہ دور دراز علاقوں کے لوگوں کو جو انتظامی مشکلات پیش آتی ہیں۔ انہیں تیزی سے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے انکشاف فرمایا کہ کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو مزید اختیارات دیئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان کے علاقوں کے معاملات جلد طے ہو سکیں۔ آپ نے بتایا کہ نظم و نسق کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے خبردار کیا کہ جو سماج دشمن عناصر ابھی چھپے ہوئے ہیں انہیں تلاش کر کے باہر نکالا جائے گا۔ اور ان سے سختی کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا ذخیرہ اندوز ناجائز درآمد و برآمد کرنے والے اور ہڑتالوں اور احتجاجوں کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنے والے سب سماج دشمن عناصر میں شامل ہیں۔ آپ نے اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا۔ کہ جب تک عوام کو نظم و نسق پر پورا اعتماد نہ ہو اور وہ پورے پورے تعاون پر آمادہ نہ ہوں۔ اس وقت تک قومی زندگی کے شعبوں میں کوئی ترقی ممکن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا اصول یہ ہے "عوام کی خدمت ان کے تعاون سے اور ان کی بھلائی کے لئے"۔

لیاقت علی خاں مرحوم کا یوم وفات

۱۶ اکتوبر کو عام تعطیل کا اعلان

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان مرحوم کی ساتویں برسی پر حکومت پاکستان نے ۱۶ اکتوبر کو عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ اس روز ملک بھر میں سرکاری عمارات پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ صبح ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک مرحوم کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوگی۔ ریڈیو پاکستان سے ایک خاص پروگرام نشر کیا جائیگا۔ صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس تقریب کو پورے احترام اور وقار کے ساتھ منائیں ٭

— کراچی ۱۳ اکتوبر۔ وزارت امور کشمیر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ان سب لوگوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو کشمیر

عوام ایک ہفتہ سے زائد ضرورت کی اشیائے صرف ہرگز نہ خریدیں

مارشل لاء کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر سول ڈسٹرکٹ لاہور کا انتباہ

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر سول ڈسٹرکٹ لاہور نے عوام کو سخت تنبیہ کی ہے کہ وہ ایک ہفتہ سے زائد ضرورت کی اشیائے صرف ہرگز نہ خریدیں جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے۔ انہیں ذخیرہ اندوزی سے متعلقہ مارشل لاء کے قواعد کے تحت سزا دی جا سکے گی۔ حکم میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدنی چاہے۔ اور دوکاندار یہ محسوس کرے کہ خریدار اپنے خاندان کی ہفتہ بھر کی ضروریات سے زائد مقدار میں سامان خرید رہا ہے۔ تو دوکاندار اس خریدار کا راشن کارڈ طلب کر سکے گا۔ تاکہ اسے یہ معلوم ہو سکے کہ خریدار کے افراد خاندان کو ہفتہ بھر کے لئے کتنی مقدار میں چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ دوکاندار ایک ہفتہ سے زائد کا سامان مہیا نہیں کرے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اکتوبر

دُنیاداری اور دینداری

"نادر ولیم" ایک دانائے فرنگ نے کہا ہے کہ

"دنیاداری کو سب نے جدا کیا
لیکن پیغمبر اسلام نے اس
فرق کو ختم کر دیا۔ اور بتایا کہ
دنیاداری بھی دینداری ہے
بشرطیکہ اللہ تعالےٰ کے احکام
کے مطابق ہو"

جو مذہب انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتے رہے ہیں۔ اس کا مقصد زندگی کو اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق گزارنا ہی دراصل رہا ہے۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ رہبانیت اللہ تعالےٰ کے فرمان سے نہیں ہے۔ بلکہ بعض لوگوں نے یہ طریق خود ایجاد کر لیا ہے۔ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر رہبانی زندگی گزارنا الٰہی دین کا مطمح نظر نہیں۔ بلکہ الٰہی دین دنیا کے اندر رہ کر الٰہی احکام کی پابندی کر کے زندگی گزارنا سکھاتا رہا ہے۔

البتہ ہر نبی جو احکام الٰہی لاتا رہا ہے وہ اپنے اپنے زمانہ کے مطابق ہوتے رہے ہیں۔ جتنی جتنی انسان ذہنی ترقی کرتا چلا گیا ہے۔ الٰہی احکام میں بھی اتنی وسعت ہوتی چلی گئی ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو "انقلاب حقیقی" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ انسان کے معاشرتی اور تمدنی تدریجی ارتقاء پر روشنی ڈالتی ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے دنیا میں ہوا ہے۔ اس تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے تمدنی ارتقاء کے مختلف دوروں کے انبیاء علیہم السلام کی ارتقائی تعلیمات سے تعلق کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

انبیاء علیہم السلام جیسا کہ ہم نے کہا ہے دنیا کے کاروبار کو الٰہی احکام کے مطابق گزارنے کی ہی تلقین کرتے رہے ہیں۔ البتہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تعلیم کو ہر پہلو سے کمال تک پہونچایا ہے۔ اور اپنی زندگی کا نمونہ پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ دینداری دراصل دنیاداری کو الٰہی احکام کے مطابق گزارنے کا ہی نام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے مکمل حالات ہمارے پاس موجود ہیں، بلکہ آپ کے زیر اثر صحابہ کرام نے جو کردار پیش کیا ہے وہ بھی بڑی حد تک ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاداری کا کوئی پہلو نہیں۔ جو دینداری کے نور سے منور نہیں کیا گیا۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے حالات اور زمانہ کے مطابق انسانی زندگی گزارنے کے متعلق الٰہی احکام لاتے رہے ہیں۔ اور ان پر عمل کر کے نمونہ پیش کرتے رہے ہیں لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ انسانی عقل اور جذباتیت اس تعلیم کو مسخ کرتی رہی ہے۔ اور اگرچہ ان انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات انسانی فطرت سے بالکل قطعی نہیں جا سکیں۔ لیکن اکثر ان انبیاء علیہم السلام کے پیرو افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے رہے ہیں۔ اس کا صحیح تصفیہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ بعینہٖ موجود ہونے کے باوجود آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان دین سے بہت کچھ ہٹ گئے ہیں۔ چنانچہ برطانیہ کے مشہور ڈراما نویس اور دانشمند جارج برنارڈ شا نے اسلام کے متعلق اپنی جو رائے ظاہر کی ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

"آنے والے سو سال میں ہماری
دنیا کا مذہب اسلام ہوگا۔ مگر
یہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں
کا اسلام نہیں ہوگا بلکہ یہ اسلام
وہ ہوگا۔ جو حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
دلوں دماغوں اور روحوں میں جاگزیں
تھا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ آج جس اسلام کا مظاہرہ مسلمان کر رہے ہیں ایک غیر جانبدار مستشرق بھی اس اسلام اور قرون اولیٰ کے اسلام میں فرق کر سکتا ہے۔ خود اس بات سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے اسلام کا نقشہ تاریخ میں نہایت نمایاں طور پر موجود ہے۔ تا آنکہ اس نقشہ کو دیکھ کر ایک غیر مسلم دانشمند بھی مسلمانوں کی موجودہ حالت کی ابتری کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیاداری کو بھی دینداری بنا دیا ہے اور زندگی کے ہر پہلو اور ہر شعبہ کے لئے آپ نے نہ صرف اصول دیئے ہیں بلکہ خود عمل کر کے ہر اصول کی افادیت بھی واضح کر دی ہے۔ لیکن امتداد زمانہ سے شیطان نے اپنے ہتھیار عقلیت اور جذباتیت کو استعمال کر کے بتدریج مسلمانوں کو ان اصولوں کو اپنی عملی زندگی میں ظاہر کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہم میں تمام وہ برائیاں گھس آئی ہیں۔ جو غیر مذہب کے محدود عقلی اور جذباتی اصولوں کی پیدا کردہ ہوتی ہیں۔ یہ حالت آج تمام دنیا کی ہو چکی ہے۔ اور مسلمان بھی اس سے نہیں بچ سکے وہ اسلام کی شاہراہ سے ہٹ کر مختلف پگڈنڈیوں پر چل رہے ہیں۔

قرآن کریم نے شروع ہی میں بتا دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیمات، حقیقی لوگوں کی راہ نمائی کرتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان اتقاء کے راستہ سے ہٹ جاتا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیمات بھی اس پر اثر نہیں کرتیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اتقاء پیدا کریں۔ اور سچے دل سے قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا عزم بالجزم لیکر اٹھیں۔ اور دنیا پر جلد سے جلد وہ دن لائیں جس کی توقع جارج برنارڈ شا نے ظاہر کی ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اسلام میں دنیاداری کو دینداری سے الگ نہیں کیا گیا۔ بلکہ دنیا کے دھندوں کو اسلامی احکام کے مطابق سرانجام دینے کا نام ہی دینداری ہے۔ اس طرح اسلام کے نزدیک دنیاداری اور دینداری میں صرف نقطۂ نظر کا فرق ہے۔ آج ہی اگر ہم اپنا نقطۂ نظر بدل لیں۔ تو یہی دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اسلام اس میں ہماری پوری پوری راہ نمائی کرتا ہے کیونکہ وہ صرف عدل و انصاف اور دیگر نیکیوں پر قائم ہونے کی ہی تلقین ہی نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے قیام کے لئے تفصیلی اصول بھی بتاتا ہے۔ اور جیسا کہ تاریخ اسلام سے واضح ہوتا ہے۔ ایسے نمونے بھی پیش کرتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اسلامی اصولوں کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ چنانچہ مجددین، صلحا اور علمائے حق ہر زمانہ میں مسلمانوں کی راہ نمائی کرتے چلے آئے ہیں۔ اس زمانہ میں ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ تاکہ از سر نو ہمارے سامنے "اسلامی سیرت کا عظیم نمونہ" رکھیں۔

احباب محتاط رہیں

ایک صاحب مسمی ملک محمد حسین مختلف اضلاع میں حکیم بن کر چکر لگاتے پھرتے ہیں۔ اور کبھی تاجر ظاہر کرتے ہیں نہ یہ حکیم ہیں۔ اور نہ تاجر صرف، لوگوں کو دھوکہ دے کر روپیہ بٹورتے ہیں۔ تمام دوست ان سے محتاط رہیں یہ لمبے قد کے گورے رنگ کے آدمی ہیں۔ مختلف جگہوں سے ان کے خلاف شکایات آ رہی ہیں۔ ناظر امور عامہ

دُعائے مغفرت

محترم چوہدری شریف احمد صاحب سابق مینیجر ایشیا افریقن کمپنی کراچی اپنے گاؤں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں فالج کے دوبارہ حملہ کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور آٹھ بچے جن میں چھ چھوٹے چھوٹے ہیں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار فضل الرحمٰن

درخواست دُعا

مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش قادیان سخت بیمار ہیں۔ ان کی ٹانگوں پر نیم فالج کا اثر ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(قسط نمبر ۳)

گزشتہ انبیاء کیلئے رحمت

جب میں نے محسوس کر لیا۔ کہ انسان فطرتاً نیک ہے اور اس میں اعلیٰ ترقیات کے جوہر مخفی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں غیر محدود ہیں تو میں نے کہا کہ آؤ دیکھیں انسان نے کیسے کیسے باکمال وجود پیدا کئے ہیں اور نسل انسانی کے اعلیٰ نمونوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں انہوں نے کن کن کمالات کو حاصل کیا ہے۔ اور کن بلندیوں تک پرواز کی ہے۔ اور میں عالم خیال میں ہندوؤں کی طرف مخاطب ہوا اور ان سے پوچھا۔ کہ آپ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ سب سے قدیم قوم ہیں۔ اور آپ کا مذہب سب سے پرانا ہے۔ کیا آپ کے مذہب میں کوئی باکمال لوگ بھی پیدا ہوئے ہیں؟ مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ ہندو قوم میں بڑے بڑے باکمال لوگ گذرے ہیں۔ میرے سامنے انہوں نے ویدوں کے رشیوں کی تعریف کی۔ منوجی کی خبر دی۔ بیاس جی سے آشنا کیا۔ کرشن جی کے حالات سنائے۔ رامچندر جی کے واقعات سے آگاہ کیا۔ اور میرا دل ان باتوں کو سنکر اور ان کی دنیا کو نیک بنانے کی جد وجہد کو معلوم کر کے بہت ہی لطف میں آیا۔ تب میں نے ان سے سوال کیا۔ آپ کے ہمسایہ میں بدھ مت والے بستے ہیں۔ کچھ ان کے بانی کی نسبت بھی مجھے خبر دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک دھوکا خوردہ انسان تھے کچھ ایسے خدا رسیدہ آدمی نہ تھے۔ میں نے کہا کسی اور قوم کے بزرگ کا حال بتائیں۔ انہوں نے یہی کہا کہ ہمارا مذہب سب سے قدیم ہے اور خدا تعالیٰ نے سب ہدایت ہمارے بزرگوں کی معرفت دنیا کو دیدی ہے۔ اس کے بعد اسے کسی اور الہام کے بھیجنے اور معرفت کا راستہ کھولنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ تب میں بدھ مت والوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے اس مذہب کے بانی کے حالات پوچھے انہوں نے بدھ جی کے جو حالات سنائے وہ ایسے دلکش اور موثر تھے کہ میرا دل بھر آیا اور ان کی محبت میرے دل میں رچ گئی اور میں نے کہا کہ آپ کے مذہب کے بانی واقعہ میں بڑے آدمی تھے انہوں نے خود دکھ برداشت کئے اور دوسروں کو سکھ دیئے۔ خود تکالیف برداشت کیں۔ اور دوسروں کو آرام پہنچایا۔ اپنی زندگی کی ہر گھڑی کو بنی نوع انسان کی خیر خواہی میں صرف کیا۔ ان کے حالات بالکل کرشن جی اور رامچندر جی کی طرح کے ہیں۔ اور وہ بھی انہی کی طرح آسمان روحانیت کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ پھر معلوم نہیں ہندو لوگ ان کو کیوں اچھا نہیں سمجھتے اور ان کے حسن کی قدر نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ ہمارے گوتما بدھ اور رامچندر جی اور کرشن جی میں کوئی مناسبت نہیں۔ آپ جو کچھ کرشن جی اور رامچندر جی کی نسبت سنتے ہیں وہ تو قصے اور کہانیاں ہیں۔ ہندوؤں کے بزرگ ہمارے مذہب کے بانی کی حقیقت تک کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے ہر چند اصرار کیا کہ دونوں قوموں کے بزرگوں کے حالات آپس میں مشابہ ہیں اور ان کے مخالفوں کے بھی۔ لیکن بدھ مت کے لوگ نہ مانے اور نہ مانے۔ اور میں زرتشتیوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے پوچھا کہ کیا ان میں بھی کوئی بزرگ گذرا ہے زرتشتیوں نے اپنے بزرگ زرتشت کے احوال سنائے جن کو سنکر میرے دل کی کلی کھل گئی۔ اور میرا سینہ خوشی سے بھر گیا۔ کیونکہ اس مرد نیک سیرت کی زندگی ایک اعلیٰ درجہ کا سبق تھی۔ بدی کے خلاف اس کی جد وجہد نیکی کے قیام کے لئے اس کی مساعی۔ بندوں کو خدا تعالیٰ کی طرف پھیر لانے کے لئے اس کی تگ و دو کچھ ایسی شاندار تھی۔ کہ مجنونوں میں بھی حرارت پیدا ہوتی تھی۔ ساکن دل بھی حرکت کرنے لگتا تھا۔ میں نے ان کے احوال معلوم کئے۔ اور بہت ہی فائدہ حاصل کیا۔ میں نے کہا وہ بالکل کرشن، رامچندر، بدھ کا نمونہ تھے اور واقعہ میں اس قابل کہ ان کے نمونہ سے فائدہ اٹھایا جائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب ان کے ماننے والوں نے اس بات کو بہت ہی بُرا منایا اور اس میں اپنے سردار کی ہتک محسوس کی۔ اور کہا۔ آپ کو معلوم نہیں۔ کہ ہندوؤں کا تعلق تو بد ارواح سے ہے آپ نے نہیں سنا کہ ان کا تعلق دیو سے ہے اور اندر سے اور اگر آپ ہماری کتب پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بد ارواح کے نام ہیں۔ پھر آپ نے کس طرح ان لوگوں کے بزرگوں کو ہمارے آقا سے مشابہت دی۔ میری حیرت جو دوسری اقوام کے رویہ سے پہلے ہی ترقی پر تھی۔ اور بھی بڑھ گئی اور میں تعجب و حیرت سے دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے یہود کو مخاطب کیا۔ اور ان سے ان کے بزرگوں کے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے ایک لمبا سلسلہ بزرگوں کا پیش کیا۔ انہوں نے دنیا کی ابتدا آدم سے بیان کی۔ اور نوحؑ کے طوفان اور اس کی فتوحات کا ذکر کیا۔ پھر ابراہیمؑ اور اس کی کامیابیوں اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اور داؤدؑ اور یسعیاہؑ اور عزراؑ اور ان کے علاوہ بیسیوں اور بزرگوں کے کارناموں کا ذکر کیا انہوں نے خصوصیت سے موسیٰؑ کا ذکر کیا کہ وہ بہت بڑے نبی تھے اور ان کے ذریعہ سے دنیا میں شریعت تکمیل کو پہنچی اور انہوں نے کہا کہ ان کی شریعت کے احکام ایسے کامل ہیں۔ کہ جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں۔ کوئی شخص ان کا ایک شوشہ بھی نہیں مٹا سکتا۔ میں نے دیکھا اس سلسلہ میں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ خاص شان کے انسان تھے۔ ابراہیمؑ کے حالات تو ایسے تھے کہ دل محبت اور پیار کے جذبات سے لبریز ہو جاتا تھا۔ اور موسیٰؑ کی قومی تربیت کی جدوجہد اور اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بچہ کی سی سادگی کے ساتھ رجوع ایسا دلکش نظارہ تھا۔ کہ وہاں سے ہلنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ مگر داؤدؑ کا عشق بھی کچھ کم ولولہ انگیز نہ تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ داؤدؑ کے ہر ذرہ میں محبت کی بجلی سرایت کر گئی تھی۔ اور ان کی آواز کی ہر لہر میں موسیقی کی روح ناچتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ ان کے درد انگیز نغمے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کی گہرائیوں کا پتہ دیتے تھے بلکہ ان کے عشقیہ گیتوں میں ایک ایسے معشوق کی محبت کا بھی اظہار تھا۔ جو ابھی دنیا میں پیدا نہ ہوا تھا۔ مگر اہل بصیرت لوگوں کو اس کی انتظار تھی اور وہ اپنی روحانی آنکھوں سے بھی دیکھ کر اس کے عاشق ہو رہے تھے۔ موسیٰؑ کی باتوں میں بھی یہ جھلک نظر آتی۔ مگر وہاں ایک فلسفی بولتا ہوا مجھے دکھائی دیا۔ اور داؤدؑ کی نظموں میں عشق کا ترنم اور محبت کا سوز پایا جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ داؤدؑ نے ایک ہی وقت میں سورج، چاند کو دیکھا۔ کبھی ایک کے جلال کو دیکھتے اور کبھی دوسرے کے جمال کو وہ ایک کی قوت عاکسہ پر عش عش کرتے تو دوسرے کی قوت منعکسہ پر۔

میری روح یہود کے بزرگوں کے حالات معلوم کر کے بے حد مسرور ہوئی اور اس نے خیال کیا یہاں سے مجھے میری بے چینی کا علاج ملے گا! اور اس نے ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کا خیال ہندوؤں اور بدھوؤں اور زرتشتیوں کے بزرگوں کے متعلق کیا ہے؟ میری حیرت کی حد نہ رہی۔ جب انہوں نے بھی مجھے یہ جواب دیا کہ آپ ان لوگوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔ وہ سب گمراہ لوگ تھے۔ الہام تو صرف عبرانی میں ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی زبان بھی عبرانی ہے! اور جنت کی زبان بھی عبرانی اور فرشتے بھی عبرانی زبان ہی بولتے ہیں اور ان لوگوں کا دعویٰ تو سنسکرت اور پراکرت اور پہلوی زبانوں میں الہام کا ہے ان کے دعوے تو بالبداہت غلط ہیں۔ بعض لوگوں نے احتجاج کیا کہ شیطان کی زبان بھی تو آپ کے نزدیک عبرانی تھی۔ پھر جب شیطان سنسکرت، پراکرت اور پہلوی جاننے والوں کے دلوں میں وسوسے ڈال لیتا تھا تو فرشتے نیک باتیں کیوں نہیں ڈال سکتے تھے۔ اور جبکہ وہ لوگ بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق تھے تو ان کے لئے خدا تعالیٰ نے کیا کیا؟ مگر انہوں نے ان باتوں کی طرف توجہ نہ کی اور کہا۔ سب مخلوق ایک سی نہیں ہوتی۔ ہم خدا کی چنیدہ قوم ہیں۔ اور دوسرے برابر نہیں ہو سکتے۔ میرا دل پھر اندر ہی اندر بیٹھنے لگا۔ مجھے پھر نور غائب ہوتا ہوا اور تاریکی پھیلتی ہوئی نظر آئی اور میں افسردہ دلی سے مسیحیوں کی طرف مخاطب ہوا۔ میں نے عالم خیال میں ان سے بھی مسیحؑ کے متعلق سوال کیا اور انہوں نے جو حالات ان کے سنائے وہ ایسے دردناک تھے کہ میری آنکھوں میں بار بار آنسو آجاتے تھے۔ میں نے کہا بے شک یہ بزرگ بھی بالکل دوسری اقوام کے بزرگوں کی طرح بہت بڑے پایہ کے تھے۔ مگر میری اس بات سے خوش ہونے کی بجائے وہ لوگ ناراض ہوئے۔ اور کہا

آپ دوسرے بزرگوں کا ذکر نہ کریں۔ یہود سے باہر تو کوئی بزرگ ہوا ہی نہیں اور یہود کے بزرگ بھی گو خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ مگر سب کے سب گنہ گار تھے آدم سے لے کر ملاکیؑ تک بلکہ یحییٰ تک ایک بھی پاک نفس نہیں گذرا۔ پاکیزگی صرف خدا تعالیٰ کے بیٹے کو حاصل ہے۔ جو مسیح کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ میں نے کہا اور باقی قومیں؟ انہوں نے کہا۔ وہ مسیح پر ایمان لاکر بچ سکتی ہیں۔ میں نے کہا مسیح کے بعد کے لوگ تو اس طرح بچ سکتے ہیں پہلے لوگ کرشن، رامچندر، بدھ اور زرتشت جیسے لوگ؟ وہ نیکیوں کے مجسمے اور تقویٰ کی جیتی جاگتی تصویریں ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے افسوس سے سر ہلایا۔ اور کہا۔ کوئی ہو نجات وہی پائے گا۔ جو مسیح کی بے گناہ موت پر ایمان لاتا ہے۔ چونکہ مسیح کی قوم آخری قوم تھی میرا دل مایوسی سے بھر گیا۔ اور میں نے کہا خدایا یہ کیا بات ہے۔ تو نے حسن ہر جگہ پیدا کیا ہے۔ لیکن ہر جگہ کی قوم دوسری جگہ کے حسن کو نہیں دیکھ سکتی کیا یہ حسن ہی نہیں۔ جسے میں حسن سمجھ رہا ہوں۔ یا لوگوں کی نظروں کو کچھ ہو گیا؟ میں اسی خیال میں تھا کہ پھر مجھے وہی پیاری آواز۔ وہ مشکل کشا آواز۔ وہ سیدھا رستہ دکھانے والی آواز بلند ہوتی سنائی دی۔ اس نے کہا۔ سنو اے دنیا کے بھولے ہوئے لوگو! دنیا کی کوئی قوم نہیں۔ جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی نہ آئے ہوں۔ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے۔ کسی خاص قوم کا رب نہیں۔ وہ ظالم نہیں۔ اور ہوشیار کرنے کے بغیر سزا نہیں دیتا۔ پھر کس طرح ہو سکتا تھا کہ اس کے عذاب تو ہر ملک میں آئے۔ لیکن نبی ہر ملک میں نہیں آئے خدا تعالیٰ کی کوئی زبان نہیں۔ وہ زبانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا الہام بندوں کی زبان میں نازل ہوتا ہے جس قوم کو وہ مخاطب کرتا ہے۔ اسی کی زبان میں وہ کلام کرتا ہے۔ کہ لوگ اس کی نازل کردہ ہدایتوں کو سمجھیں۔ خدا کے سب نبی برگزیدہ اور پاک تھے۔ ان میں تمہارے لئے نمونہ ہے جو ان میں سے ایک کا بھی انکار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ سے راندہ جاتا ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ برکت پاتا ہے اور ہدایت حاصل کرتا ہے میری روح اس آواز کو سن کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گر گئی۔ اور میں نے کہا اے پیارے مالک! اگر یہ آواز تیری طرف سے بلند نہ ہوتی۔ تو میں تو تباہ ہو جاتا۔ مجھے تو نے حسن کو پہچاننے کا مادہ دیا ہے۔ اندھا حسن سے بے خبر رہ کر دنیا کی اس کیفیت سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا۔ جو میں نے دیکھی لیکن میں جسے تو نے آنکھ دی تھی۔ مگر اس آواز کو نہ سنتا۔ دیوانہ ہو جاتا۔ پاگلوں کی طرح کپڑے پھاڑ کر جنگلوں میں نکل جاتا مجھے تو کرشنؑ۔ رامچندرؑ۔ بدھؑ۔ زرتشتؑ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ میرے لئے یہ عقدہ لاینحل تھا۔ کہ حسن موجود ہے۔ لیکن لوگ اسے نہیں دیکھتے۔ مگر تیرا شکر اور احسان ہے کہ تو نے اس آواز کو بلند کیا۔ میرا دل اس وقت اس آواز والے کی محبت سے بھی اس قدر لبریز ہوا کہ میں نے سمجھا۔ میرے صبر کا پیالہ ابھی چھلک جائے گا۔ میرے سینہ سے پھر ایک آہ نکلی اور میں نے کہا۔ کہ یہ آواز تو سب دنیا کے بزرگوں کے لئے ایک رحمت ثابت ہوئی اور میں نے بے تاب ہو کر اس آواز کے مالک کے دامن کو پکڑنا چاہا لیکن میرے اور اس کے درمیان تیرہ صدیوں کا پردہ حائل تھا۔ ایک قابو میں نہ آنے والا ماضی۔ ایک بے بس کر دینے والا گذشتہ زمانہ۔ آہ۔

اے عزیزو! میں تم کو کیا بتاؤں۔ اس وقت میرا کیا حال تھا ایک پیاس سے مرنے والے آدمی کے منہ سے پانی کا گلاس لگا کر جس طرح کوئی روک لے وہ اس کی خنکی تو محسوس کرے۔ لیکن اس کی تراوت اس کے حلق کو نہ پہنچے بالکل میرا یہی حال تھا۔ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا اس آواز کا صاحب میرے پاس ہے۔ اور باوجود اس کے اُسکے اور میرے درمیان تیرہ صدیوں کا لمبا بُعد تھا۔ میں اس کے دامن کو چھوتا تھا۔ مگر پھر بھی پکڑ نہیں سکتا تھا۔ اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ اگر مجھے داؤد نبی مل جائیں تو میں انہیں پکڑ کر گلے لگا لوں۔ اور پھر خوب روؤں۔ وہ مستقبل کے گلے کریں اور میں ماضی کے شکوے۔ کیونکہ انہیں اس امر کا شکوہ تھا کہ وہ اس محبوبؐ سے تیرہ سو سال پہلے کیوں پیدا ہو گئے؟ اور مجھے اس کا افسوس ہے کہ میں تیرہ سو سال بعد میں کیوں پیدا ہوا؟

پہلی کتب کے لئے رحمت

میں نے بزرگان دین کی طرف توجہ کرنے کے بعد پہلی کتب کی طرف نگہ کی۔ اور میں نے خیال کیا کہ بزرگ فوت ہو چکے۔ ان کے کارنامے لوگوں کے سامنے نہیں۔ اور شاید انسان انسان سے حسد بھی کرتا ہے ممکن ہے۔ حسد اور بغض کی وجہ سے لوگوں نے ان بزرگوں کی قدر نہ کی ہو اور چھوٹے لوگ بڑے لوگوں کی باتوں میں آ گئے ہوں اس لئے آؤ ہم ان کتب پر نظر ڈالیں۔ جو آسمانی کہلاتی ہیں۔ اور ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگائیں۔ میں نے ویدوں پر نگہ کی اور ان میں بعض ایسے شاندار خیالات دیکھے۔ ایسے پاکیزہ جواہر پارے دریافت کئے کہ میرے دل نے تسلیم کر لیا کہ ان کو پیش کرنے والے رشی منی خدا تعالیٰ سے ہی سیکھ کر یہ باتیں پیش کرتے تھے اس کے کئی حصے میری سمجھ میں نہیں آئے لیکن میں نے سمجھا اتنے لمبے عرصہ میں انسانی دست برد بھی کتابوں کو کچھ نہ کچھ بنا دیتی ہے۔ بہر حال ان میں مندرج خیالات کی عام رو نہایت پاکیزہ تھی پھر میں نے گوتم بدھ کی پیش کردہ تعلیم کو دیکھا تو اصولی طور پر اس کو بہت سے حسن سے پُر پایا اگر ویدوں میں محبت الٰہی کے جلوے نظر آرہے تھے۔ تو بدھ کی تعلیم میں خدا تعالیٰ پر اتکال اور اخلاق فاضلہ کے خوبصورت اصول نظر آتے۔ بیشک ان کی تعلیم میں بھی بہت سی باتیں میری عقل کے خلاف تھیں مگر اصولی طور پر میں اس امر کو سمجھ سکتا تھا کہ وہ تعلیم آسمانی منبع سے ہی نکلی ہے اور انسانی عقل اس کا سرچشمہ نہیں۔ گو یہ حق ہے کہ انسان نے بعد میں کتر و بیونت سے اس کے حسن کو کم کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ اس کے بعد میں زرتشت کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا اور اس میں میں نے نہ صرف اخلاق کی اعلیٰ تعلیم پائی بلکہ تدبیر کا پہلو نہایت روشن طور پر کام کرتا ہوا نظر آیا۔ بدھ میں صوفیت کی روح کام کر رہی تھی۔ لیکن زرتشت میں ایک معلم کی۔ جو ایک بچہ کی کمزوریاں دیکھ کر اس کو تفصیلی ہدایات دیتا ہے جس سے اس کے لئے اپنا کام عمدگی سے پورا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ میں نے اس میں دوسری تعلیمات کے مقابلہ میں مبدء کی نسبت معاد پر زیادہ زور پایا۔ اور اس میں یہ روح کام کرتی ہوئی دیکھی۔ کہ زیادہ اس خیال میں نہ پڑو کہ تم کس طرح پیدا ہوئے۔ تم کدھر جا رہے ہو۔ اور مستقبل میں تمہیں کیا پیش آنے والا ہے۔ اس کا زیادہ خیال کرو۔ میں نے دیکھا کہ وہ تعلیم جنت اور دوزخ اور عالم برزخ اور حساب اور توبہ اور گناہ کی فلاسفی وغیرہ کے خیالات سے لبریز تھی اور گو اس میں بھی انسانی دست اندازی کے اثر ہویدا تھے۔ لیکن یہ امر بھی بالبداہت ثابت ہوتا تھا۔ کہ اس کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور زرتشت ایک عمدہ گویے نہ تھے جو فطرت کے رازوں کو ظاہر کر رہے ہوں بلکہ خود ایک نے تھے جس میں دوسرا شخص اپنی آواز ڈالتا ہے اور جس سُر کے اظہار کے لئے چاہتا ہے اسے کام میں لاتا ہے۔ پھر میں نے تورات اور اس کے ساتھ کی کتب پر نگاہ کی اور انہیں خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار اور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات کے خیالات سے پُر پایا۔ میں نے دیکھا کہ ان کتب میں اللہ تعالیٰ کی بندوں پر حکومت اور ان کی مشکلات میں ان کی رہنمائی پر خاص زور تھا۔ اور اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا گویا خدا تعالیٰ کی کوئی الگ بیٹھی ہوئی ہستی نہیں۔ بلکہ وہ ایسا بادشاہ ہے جو روزمرہ اپنے بندوں کے کام کا جائزہ لیتا ہے اور شریر کو سزا دیتا اور نیک کو انعام دیتا ہے اور ان کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کے لئے تازہ بتازہ احکام بھیجتا رہتا ہے۔ میں نے اس مجموعہ میں یہ نیا امر دیکھا۔ کہ جہاں گذشتہ کتب تعلیم پر زیادہ زور دیتی تھیں۔ اور معلم کو نظرانداز کر دیتی تھیں وہاں اس مجموعہ میں معلموں کی شخصیتیں نہایت نمایاں نظر آتی تھیں اور تعلیم سے کم معلم کی شخصیت پر زور نہ تھا اور اسی اصل کے ماتحت اس کتاب میں ایک یا دو معلموں کے ذکر پر بس نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ معلموں کی ایک لمبی صف تھی جو ہر وقت تعلیم کے صحیح مفہوم کو سمجھانے کے لئے استادہ نظر آتی تھی اس شریعت میں بھی زردشتی کتاب کی طرح تفصیلات تعلیم پر خاص زور تھا۔ اور گو اس میں بھی انسانی ہاتھ کی دخل اندازی صاف ظاہر تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آسمانی نور کی روشنی اس قدر درخشاں تھی کہ کوئی نابینا ہی اس کے دیکھنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ (باقی)

درخواست دُعا

میری بہو صفیہ بیگم صاحبہ کئی دن سے بیمار ہیں حالت تاحال روبصحت نہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

آمین

سردار غلام محمد خاں
قیصرانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تحریک جدید

(مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ریٹائرڈ پریکٹیشنر محلہ دارالصدر - ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت بیعت کے بعد ۱۸۹۱ء یا ۱۳۰۸ھ میں باقاعدہ چندہ ادا کرنے کی تحریک فرمائی تو اس کو حضور نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک چندہ ماہوار اور دوسرا ماہوار چندہ کے علاوہ حسب توفیق یک مشت چندہ چنانچہ حضور "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں :-

"سو اسلام کے دینی مقدرت لوگو۔ دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے۔ اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے۔ وہ اس کو حق واجب اور دین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یک مشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح امداد کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے۔ وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کی اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقم ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں۔ جن کو بشرط پیش آنے کے اتفاقی مانع باسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعت اور ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یک مشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔"

اس کتاب فتح اسلام کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں دعا فرماتے ہیں :-

"رب افتح برکتہ فی کلامی واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیہ"

ترجمہ:- اے میرے رب میرے کلام میں برکت پھونک دے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف جھکنے والا بنا دے۔

اس دعا کی قبولیت کا پہلا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تعالیٰ کا وجود گرامی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۳۰۸ھ یا ۱۸۹۱ء کے صفحہ ۷۷۷ پر فرماتے ہیں :-

"حبّی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی - مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ فتح اسلام میں لکھ آیا ہوں۔ اگرچہ ان کی روزمرہ کی زندگی اسی راہ میں وقف ہے وہ ہر ایک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں۔ مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں وہ اول درجہ کے نکلے مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مورد کے مصداق ہیں کہ ع

قرار در کف آزادگاں نگیرد مال

لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہد مبارک میں رسالہ الوصیت ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا اور ماہواری چندہ ادا کرنے والے مخلصین کے لئے ۱/۱۰ سے ۱/۳ حصہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور اس ماہواری چندہ کے لئے ایک صدر انجمن قائم فرمائی۔ جیسا کہ حضور رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں :-

"اور ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض انہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ کہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلائے کلمۃ الاسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہوار چندہ کے لئے تو انجمن کا قیام فرما دیا۔ مگر اپنے اس ارشاد کے ساتھ کہ

"وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعت اور ہمت اور اندازہ اور مقدرت کے موافق یک مشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے"۔ کسی خاص ادارہ کی تعیین نہیں فرمائی اب جیسے کاموں کی تفصیل حضور علیہ السلام کے خلفاء کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو سکتی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خلفاء کی شان میں رسالہ الوصیت کے صفحہ ۶ پر ارشاد فرماتے ہیں :-

"اسی طرح سے خدا تعالیٰ نوی نشانوں کے ساتھ ان کی (نبیوں، رسولوں) کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتی ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عہد مبارک میں ماہوار چندہ کے علاوہ یک مشت ادا کرنے والوں کے لئے کوئی ادارہ قائم نہیں فرمایا تھا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے "تحریک جدید" کا ادارہ ۱۹۳۴ء میں قائم فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تکمیل فرما دی اور صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ ماہوار چندہ کے علاوہ سال میں یک مشت چندہ ادا کرنے والوں کے لئے آسانی پیدا فرما دی تاکہ احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر پورے طور پر کاربند ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور رضا یافت کے وارث بن سکیں۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں حاصل کر رہے ہیں۔

ایک نہایت ضروری اعلان

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں اور جن کو سلائی آتی ہے وہ آرڈر پہ کام کر کے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروایا ہے۔ اور اب بچیاں دو سال کا کورس کر کے امتحان دے کر سند بھی حاصل کر سکیں گی۔ ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا "نصرت انڈسٹریل سکول" سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے۔ جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں۔ اس سکول کی فیس دو اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو ۲ روپے ماہوار۔ اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔ داخلہ پانچ روپے ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں۔ اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں تاکہ ضروریات زندگی میں سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوائیں۔ اور پھر جو اپنے ہاتھ کا کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے

امید ہے کہ بہنیں ضرور اس طرف توجہ کریں گی۔ اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا :- میرا بچہ اقبال احمد دماغی عارضہ کی وجہ سے اور میری بچی نسیم اختر گلے کے اپریشن کے سلسلہ میں گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ شیخ نذیر احمد

(دارالرحمت وسطی - ربوہ)

میجر جنرل سید غواث اور میجر جنرل سرفراز نے فوجی عدالتیں قائم کرنیکے احکام جاری کر دیئے

لاہور میں ایک خاص فوجی عدالت اور سرسری سماعت کی دو عدالتیں ہونگی

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ ملتان اور بہاولپور علاقوں کے لئے ناظم مارشل لاء میجر جنرل سید غواث نے تین فوجی عدالتوں اور فوری سرسری سماعت کرنے والی عدالتوں کی تشکیل کا حکم دیا ہے۔ یہ عدالتیں اپنے اپنے علاقے میں مقدمات کے فیصلے کیا کریں گی۔ لاہور میں سرسری سماعت کرنے والی دو عدالتیں ہوں گی۔ اور باقی اضلاع میں ایک ایک ایسی عدالت ہو گی۔

اس حکم کے مطابق لاہور کے لئے خاص فوجی عدالت کے صدر میجر اصغر حسن ہوں گے اور اس کے رکن میجر غوث محمد ملک اور قاضی حفیظ اللہ مجسٹریٹ درجہ اول ہوں گے۔ سرسری سماعت کرنے والی دو عدالتیں میجر رابرٹ نارو اور میجر حیدر جنگ (صدر) کیپٹن احسان الحق۔ مسٹر محمد نواز چیمہ مجسٹریٹ درجہ اول اور چوہدری مختار محمد خاں مجسٹریٹ درجہ اول پر مشتمل ہو گی۔ سرسری سماعت کرنے والی عدالت میجر عبداللطیف خاں پر مشتمل ہو گی۔ بہاولپور کی خاص فوجی عدالت لفٹیننٹ کرنل ضیاء الحسن (صدر) میجر محمد اصغر اور ملک عبدالرشید اے۔ڈی ایم بہاولپور پر اور سرسری سماعت کی عدالت میجر یار محمد خاں پر مشتمل ہو گی۔ منٹگمری میں سرسری سماعت کی عدالت لفٹیننٹ کرنل محمد اسحٰق مظفرگڑھ میں سرسری سماعت کی عدالت میجر محمد اسد خاں ڈیرہ غازی خاں کی سرسری سماعت کی عدالت میجر ابوالحسنی بہاولنگر کی سرسری سماعت کی عدالت میجر قمر الاسلام خاں۔ رحیم یارخاں میں سرسری سماعت کی عدالت میجر اعجاز محمد خاں پر مشتمل ہو گی۔

راولپنڈی علاقہ کے ناظم مارشل لاء میجر جنرل محمد سرفراز خاں کے احکام کے مطابق راولپنڈی کے پورے علاقے میں فوجی عدالتیں قائم کی جا رہی ہیں۔ ان احکام کے تحت اس علاقہ کے ہر ضلع میں ایک اور راولپنڈی میں ایسی دو عدالتیں ہونگی۔ یہ عدالتیں۔ رشوت۔ بددیانتی۔ بدعنوانی۔ ناجائز منافع خوری۔ ذخیرہ اندوزی۔ قومی پرچم کی توہین اور مارشل لاء کے قواعد کی خلاف ورزی کے مقدمات کی سماعت کیا کریں گی۔

سرکاری اداروں سے سیاسی ارکان کا اخراج

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر علاقہ راولپنڈی کے ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر غیاث الدین احمد نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ حکومت کی قائم کردہ مختلف کمیٹیوں اور بورڈوں ڈویژنل ترقیاتی بورڈوں اور صنعتی ترقیاتی کمیٹیوں کے ان غیر سرکاری ارکان کو جن کا تعلق کسی نہ کسی سیاسی جماعت سے ہے۔ فوری طور پر ان اداروں کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے اور ان کی جگہ جب ضرورت پڑے ان سرکاری اور غیر سرکاری ارکان کو لیا جائے۔ جن کا ماضی میں کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں رہا۔ اور جو مناسب تجربہ اور وقار کے حامل ہوں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۵¼									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا۔گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)

مارشل لاء کے بعض نئے قواعد کا اعلان

رشوت کے جرم میں زیادہ سے زیادہ چودہ سال قید سخت کی سزا دی جا سکتی ہے

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے چند نئے قواعد کا اعلان کیا ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

قاعدہ نمبر ۳۰:۔ جو شخص رشوت پیش کرے گا یا رشوت پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ نیز جو شخص اس قسم کی رشوت قبول کرے گا۔ اسے زیادہ سے زیادہ چودہ سال قید سخت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۱۔ سرکاری ملازم کسی شخص، اشخاص، رشتہ داروں، احباب، تجارتی فرموں، تجارتی اداروں یا اسی قسم کے دوسرے اداروں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اپنی سرکاری حیثیت کو ایسے طریقے سے استعمال کرے گا۔ جس سے حکومت کو نقصان پہنچے گا۔ یا اس کی اقربا نوازی کی وجہ سے کسی دوسرے شخص یا اشخاص کے حقوق پامال ہوں اسے زیادہ سے زیادہ چودہ سال قید با مشقت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۲:۔ جو شخص ان سہولتوں کو جو اسے سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت سے حکومت کی طرف سے سرکاری کام کے لئے فراہم کی گئی ہیں۔ غلط طور پر استعمال کرے یا کسی اور بداعمالی کا مظاہرہ کرے اسے زیادہ سے زیادہ چودہ سال قید سخت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۳:۔ قاعدہ نمبر ۳ کے پیرا نمبر ۱ (چوتھا) میں ذیل کا فقرہ بڑھا دیا جائے۔ جس شخص کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو گی اسے کوڑے نہیں لگائے جائینگے

قاعدہ نمبر ۱۴:۔ کی عبارت میں ردو بدل کر کے اسے حسب ذیل شکل دی گئی ہے

ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے تو وہ فوجی افسر یا پولیس افسر یا کسی افسر کو اپنا نام اپنے باپ کا نام اور اپنا پتہ صحیح صحیح بتا دے ورنہ اسے پانچ سال تک سزائے قید دی جا سکے گی۔

جس شخص کے لئے ناظم اعلیٰ مارشل لاء یا ناظم مارشل لاء کے حکم کے مطابق پاس یا پرمٹ دیا گیا ہو۔ وہ اس وقت انہیں دکھانے پر مجبور ہو گا۔ جب اس سے فوج یا سول افسر دکھانے کا تقاضا کریں۔ اگر وہ دکھانے یا پیش کرنے میں ناکام رہا تو اسے سات سال قید کی سزا دی جا سکے گی

قاعدہ نمبر ۳۴:۔ جو شخص صوبائی تعصب، لسانی تعصب یا طبقاتی عناد پھیلانے کے لئے تحریری یا زبانی افواہیں گرم کرے گا۔ جن سے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو اسے زیادہ سے زیادہ چودہ سال کی قید سخت کی سزا دی جا سکے گی۔

جنرل محمد ایوب خاں نے آج مارشل لاء کے بعض احکام بھی جاری کئے ہیں۔ حکم ۲ میں کہا گیا ہے کہ فوجداری عدالتوں کو عام قانون کے تحت مقررہ سزائیں دینے کے اختیار کے قطع نظر مندرجہ بالا قواعد کے تحت مقررہ سزائیں دینے کا اختیار ہو گا۔

حکم ۳۔ فوجداری عدالتیں مارشل لاء کے قواعد کے تحت مقدمات کی سماعت کرتے وقت وہی طریق کار اختیار کریں گی جو عام قانون کے سمن کیس کے سلسلہ میں متعین ہے۔

حکم ۴۔ مارشل لاء کے قواعد میں جن جرائم کی سزا موت رکھی گئی ہے۔ ان کی سماعت دفعہ ۳۰ کے اختیارات رکھنے والے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے کم درجہ کا مجسٹریٹ نہیں کرے گا

حکم ۵۔ ان قواعد کے تحت فوجداری عدالتیں اور خاص فوجی عدالتیں موت کی سب سزاؤں کی توثیق پاکستان کے ناظم مارشل لاء سے کرائیں گی۔

حکم ۶۔ مارشل لاء کے قواعد کے تحت قید با مشقت کی سزائیں پانے والے مجرم اپنی حیثیت یا پوزیشن کے علی الرغم عام مجرم متصور ہوں گے۔

حکم ۷۔ جیل کے حکام عام طریقہ سے کوڑے لگانے کی سزائیں دیں گے۔

مغربی جرمنی سے سابق روسی جرنیل کی گمشدگی

برلن ۱۳ اکتوبر۔ روسی فوجی جرنیل نیکو خلد ہار بن جوک جو ۱۹۴۹ء میں بھاگ کر مغربی آگیا تھا۔ پندرہ روز سے میونخ سے غائب ہے پولیس کا خیال ہے کہ روسی جرنیل ہاربن جوک کو روسی ایجنٹ اغوا کر کے مشرقی جرمنی لے گئے۔ جہاں سے اسے روس پہنچا دیا گیا۔

سپیشل پولیس کے اختیارات کی وضاحت

کراچی ۱۴ اکتوبر- حکومت پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وزارت داخلہ کے تحت سپیشل پولیس کا جو ادارہ کام کر رہا ہے اسے حسب ذیل جرائم سے نپٹنے کے اختیارات حاصل ہیں:-

۱- انسداد رشوت ستانی کے قانون مجریہ ۱۹۴۷ء کے تحت (۱) رشوت قبول کرنا، حاصل کرنا قبول کرنے پر رضا مند ہونا یا اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا- (۲) سرکاری روپے میں مجرمانہ خورد برد (۳) اپنی سرکاری حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا اور کسی شخص کی طرفداری کرکے اپنے لئے یا دوسروں کے لئے ناجائز طریقوں سے کوئی قیمتی چیز حاصل کرنا یا کوئی خاص فائدہ حاصل کرنا ان سارے جرائم کی سزائیں سات سات تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں ہوسکتی ہیں-

۲- تعزیرات پاکستان کے تحت (۱) زیر دفعہ ۴۲۰ وہ جرائم جن کی سزا سات سال قید تک ہوسکتی ہے (۲) دھوکہ دہی کے ارادے سے جعل سازی جس کی سزا دفعہ ۴۶۸ کے تحت سات سال قید ہوسکتی ہے (۳) حسابات کا غلط اندراج جس کی سزا دفعہ ۴۷۷ کے تحت سات سال تک قید ہوسکتی ہے (۴) قیمتی کاغذات میں جعلسازی جس کی سزا دفعہ ۴۶۷ کے تحت عمر قید تک ہوسکتی ہے (۵) سرکاری ریکارڈوں کو جلسازی سے ضائع کرنا یا تبدیل کرنا جس کی سزا دفعہ ۴۷۷ کے تحت عمر قید تک ہوسکتی ہے-

(۶) کسی سرکاری ملازم کی طرف سے اس کے زیر تحویل جائیداد کی مجرمانہ خورد برد جس کی سزا دفعہ ۴۰۹ کے تحت عمر قید ہوسکتی ہے (۷) رشوت طلب کرنا یا قبول کرنا جس کی سزا دفعہ ۱۶۱ کے تحت تین سال تک قید ہوسکتی ہے (۸) ناجائز اور غیر قانونی طریقے سے ناجائز رقوم (بطور رشوت) لینا جس کی سزا دفعہ ۱۶۲ کے تحت تین سال تک قید ہوسکتی ہے (۹) رشوت کے جرائم میں اعانت جس کی سزا دفعہ ۱۶۵ کے تحت تین سال قید ہوسکتی ہے (۱۰) قانون کی ہدایات کی تعمیل کرنے سے کسی سرکاری ملازم کا انکار جس کی سزا دفعہ ۱۶۶ کے تحت ایک سال قید تک ہوسکتی ہے (۱۱) کسی سرکاری ملازم کی طرف سے غلط ریکارڈ کی تیاری جس کی سزا دفعہ ۱۶۷ کے تحت تین سال تک قید ہوسکتی ہے- (۱۲) کسی سرکاری ملازم کا غیر قانونی طور پر تجارت میں مصروف ہونا جس کی سزا دفعہ ۱۶۸ کے تحت ایک سال تک قید ہوسکتی ہے-

(۱۳) کسی جرم کی شہادت گم ہونے کا سبب بننا جس کی سزا دفعہ ۲۱۸ کے تحت سات سال تک قید ہوسکتی ہے (۱۴) کسی شخص کو قانونی سزا سے بچانے کے لئے کسی سرکاری ملازم کا غلط ریکارڈ تیار کرنا جس کی سزا دفعہ ۲۱۸ کے تحت سات سال تک قید ہوسکتی ہے (۱۵) کسی جعلی دستاویز کو یہ جانتے ہوئے کہ یہ جعلی ہے اصلی کے طور پر استعمال کرنا جس کی سزا دفعہ ۴۷۱ کے تحت سات سال قید تک ہوسکتی ہے (۱۶) یہ جانتے ہوئے کہ کسی جعلی دستاویز کو اس غرض سے قبضے میں رکھنا اور اسے اصلی کے طور پر استعمال کیا جائے گا- اس کی سزا دفعہ ۴۷۴ کے تحت سات سال قید تک ہوسکتی ہے-

کراچی کارپوریشن توڑ دی گئی

کراچی ۱۴ اکتوبر- مارشل لاء کے نائب ناظم اعلیٰ اور حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر عزیز احمد نے کراچی میونسپل کارپوریشن کو توڑ دیا ہے- اور ایک حکم کے ذریعہ وزارت دفاع کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر عزیز اللہ حسن سی-ایس پی کو میونسپل کمشنر مقرر کیا گیا ہے- وہ چیف کمشنر کراچی کی عام نگرانی کے تحت کراچی میونسپل کارپوریشن کے فرائض انجام دیں گے-

ترانے اور پرچم کے احترام کا حکم

راولپنڈی ۱۴ اکتوبر- راولپنڈی علاقے کے ناظم مارشل لاء میجر جنرل سرفراز خاں نے حکم جاری کیا ہے کہ جو لوگ قومی ترانے اور قومی پرچم کے احترام میں کوتاہی سے کام لیں گے ان پر مارشل لاء کی عدالتوں میں مقدمہ قائم کیا جائے گا اور سزا دی جائے گی-

انہوں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ راولپنڈی ایریا کے سینما گھروں میں ہر شو کے بعد جب قومی ترانہ پیش ہوتو لوگ اس کا لازماً احترام کریں-

ہر دکان میں نرخنامے لٹکانے اور مکمل صفائی رکھنے کی ہدایات

لاہور، ملتان اور بہاولپور کے علاقوں کے ناظم مارشل لاء کے احکام

لاہور ۱۴ اکتوبر- لاہور ملتان اور بہاولپور علاقوں کے لئے ناظم مارشل لاء میجر جنرل سید غواث نے آج ان علاقوں کے تمام دکانداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ جو جو چیزیں فروخت کرتے ہیں ان کی قیمتیں دکانوں کے باہر نمایاں طور پر لکھ کر لٹکائیں- موصوف نے ایک اور حکم کے ذریعے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو مکھیوں وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی ہدایات جاری کی ہیں-

میجر جنرل سید غواث نے مارشل لاء کے حکم کے ذریعے لاہور منٹگمری- ملتان- مظفر گڑھ- ڈیرہ غازی خاں- بہاول نگر- بہاولپور اور رحیم یار خاں اضلاع میں واقع تمام کارپوریشنوں، میونسپل کمیٹیوں اور نوٹیفائڈ ایریا کمیٹیوں کے علاقوں میں تمام کپڑا فروخت کرنے والوں- جنرل مرچنٹس- کیمسٹوں- پنساریوں- تمام دوسرے دکانداروں اور فرموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی دکانوں، اداروں اور احاطوں میں ان تمام اشیاء کی قیمتیں جو وہ فروخت کرتے ہیں نمایاں طور پر لکھ کر آویزاں رکھیں- اس حکم پر اخبارات میں اس کی اشاعت کے بعد تین دن کے اندر عمل ہونا چاہیئے-

موصوف نے حکم نامہ میں کہا ہے کہ چونکہ مفاد عامہ کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ متعدی امراض کو روکا جائے- لہٰذا میں ہدایت کرتا ہوں کہ (ا) تمام ہوٹلوں- ریستورانوں- مٹھائی کی دکانوں اور پکا ہوا کھانا فروخت کرنیوالے خوانچوں میں کھانے پینے کی ہر چیز لوہے کی ایسی جالی کے اندر رکھی جائے جس میں مکھی داخل نہ ہوسکے- (ب) گوشت کی تمام دکانوں میں مکھیوں سے بچاؤ کی جالیاں لگائی جائیں اور تازہ گوشت کو ہمیشہ انہی جالیوں کے اندر رکھا جائے- (ج) ہر ایک ہوٹل- ریستوران- مٹھائی کی دکان اور سبزی کی دکان کا کوڑا کرکٹ ڈھکنے والے ٹوکروں میں ڈالا جائے اور کوئی ایسی شے باہر کھلی جگہ نہ پھینکی جائے- (د) جو جانور ذبح کئے جائیں انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے وقت صاف کپڑے سے ڈھانپ کر رکھا جائے- (ہ) ہر سینما گھر میں پیشاب کی جگہ، بیت الخلاء اور ہاتھ منہ دھونے کی جگہوں کو بالکل صاف رکھا جائے-

یہ حکم لاہور منٹگمری- ملتان مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخان- بہاول نگر- بہاولپور اور رحیم یار خاں کے سول اضلاع میں اس حکم کی اخبارات میں اشاعت کے بعد سات دن کے اندر اندر نافذ العمل ہوگا-

ہسپتالوں کے حالات بہتر بنانے کیلئے حکمنامہ

کراچی ۱۴ اکتوبر- سپریم کمانڈر اور مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے ایک حکمنامہ کے ذریعے لیفٹیننٹ جنرل واجد علی خان برکی کو ہدایت کی ہے کہ وہ سارے پاکستان میں ہسپتالوں کے حالات طب اور صحت کے مختلف اداروں، سروسز اور طبی سامان اور مشینوں کی کارکردگی کے متعلق تحقیقات کریں اور ایسی تجاویز مرتب کریں جن کے تحت ہسپتالوں، اداروں اور پلانٹوں کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے- اور اس غرض کے لئے وہ طب اور صحت کے مختلف اداروں کو ملا کر یکجا کردینے، تربیت کا کام کرنیوالے افراد کی بھرتی اور طبی اغراض میں کام آنے والی اشیاء اور سامان کے کنٹرول اور تقسیم کے معاملات کو زیر غور لائیں گے-

اس حکمنامہ میں کہا گیا ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل برکی طبی تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں میں اس قسم کی تبدیلیاں کرنے کی تجاویز پیش کریں گے-